رحیم المومنین شدید علی المنکرین

الحمد للہ کہ مثنوی از بس لطیف دافع شبہات مانعین مولد شریف مسمی بہ

دافع الاوہام فی محفل خیر الانام

من تالیف عالم بے بدل محقق کامل محدث فقیہ جناب مولوی محمد عبد السمیع صاحب بیدل

در مطبع [illegible] باہتمام [illegible] رحیم اللہ الملقب طبع شد

انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم

الحمد للہ کہ مثنوی از بس لطیف دافع شبہات مانعین مولد شریف مسمیٰ بہ

دافع الاوہام فی محفل خیر الانام

من تالیف عالم ربانی محقق کامل محدث فقیہ جناب مولوی محمد عبد السمیع صاحب بیدل

در مطبع حسنی بنصر باہتمام رحیم اللہ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرکے مالک کا شکر پڑھ کی درود … کرتا ہون ذکر محفل مولود

مومنو یہان ادب سے آؤ تم … عطر خلت بسا کے لاؤ تم

ذکر خیر البشر کی محفل ہے … مولد مصطفے کی محفل ہے

محفل اوس شاہ ذی حشم کی ہی … محفل اوس شافع امم کی ہے

پھیلا آفاق مین ہی جسکا نور … اوسی نور خدا کا ہی مذکور

ہوگی جنسی نجات عالم کے … ہی خوشی اون کی خیر مقدم کے

جنکو سب انبیا نے مانا ہے … اونکی مولد کا شادیانا ہے

جہان یہہ ذکر خیر پاتی ہین … لیکی رحمت فرشتی آتی ہین

پڑہتی کثرت سے ہین درود اسمین … کیون نہ رحمت کا ہو ورود اسمین

عشق ہی جنکو ذکر حضرت سے … دوڑی آتی ہین یہان محبت سے

آؤ آداب سے مسلمانو! | شان اپنے نبی کی پہچانو!
وصف حضرت کا جان سے لکھی | سنو اگر زبان بیدل سے

اثبات ذکر ولادت شریف از قرآن و حدیث

یہہ بیان مصطفی سے ثابت ہے | خاص خیر الوری سے ثابت ہے
آپ نے ذکر اپنے مولد کا | خود صحابہ مین شرح فرمایا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ وَابْنُ حِبَّانٍ ذَکَرَہُ الْقَسْطَلَانِیُّ فِیْ مَوَاھِبِ اللَّدُنِّیَّہ

قسطلانی نے یون کیا ہے رقم | کہ یہہ فرماتے ہین رسول کریم
تہی نہ جب روح تن مین آدم کی | مجکو ختم الرسل لکہا تب سے
ای صحابہ تمہین خبر دونمین | حال اول کا کہولتا ہون مین
مین وہی ہون دعای ابراہیم | جسکی قران مین ہی خبر ہے رقیم
وہی عیسی کی مین بشارت ہون | وہی احمد مین ذی شرافت ہون
جب ہوا مین باذن حق پیدا | عجب ایک جلوہ نور کا پہیلا

روشنی ہوگئی تمام اوس سی ہوئی روشن قصور شام اوس سی

دیکھو ذکر ولادت مقبول خاص خیرالوری سی ہی منقول

اسکی راوی ہین یہہ ولی الابصار ابن حبان و حاکم و بزار

اور دانای علم ربانی احمد و بیہقی و طبرانی

ایسی ایسی محدثین فحول کرتی ہین اس حدیث کو منقول

اب ذرا پڑہ کی تم کلام اللہ دیکھو اپنی نبی کا شوکت و جاہ

آپ فرماتا ہی خدای کریم خاص قرآن مین یہہ ذکر عظیم

قد جاءکم من اللہ نور

یعنی احمد ہوا جو پیدا ہے گویا ایک نور تم پہ آیا ہے

دوسری جا مین خدای غفور کرتا اس ڈہنگ سی ہی یہہ مذکور

لقد جاءکم رسول من انفسکم

تم مین آیا ہی یہہ رسول کریم مومنون کی لئی رؤف رحیم

الغرض ایسی ہین بہت امثال آیا قرآن مین جابجا یہہ حال

ہم جو کرتی ہین محفل میلاد اوس سی ہی بس یہی ہماری مراد

یعنی دنیا مین آپ یون آئی آپ تشریف اسطرح لاے

آپ کی ساتہہ آیا ایسا نور ہوگیا نور سی جہان معمور

دیکھو انصاف کر کی ایمان سی ہی یہہ ثابت حدیث و قرآن سی

جسکا ماخذ کتاب و سنت ہو پہر کیونکر وہ ذکر بدعت ہو

ف یہہ آیت رکوع ۳ سورہ مائدہ مین ہے یعنی تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور ۱۲

ف یعنی تحقیق آیا تمہارے پاس رسول ... یہہ آیت سورہ توبہ کے آخر مین ہے ۱۲

فائده اگر کوئی یہہ کہی کہ اصلیت اس ذکر کی بلاشک ثابت ہوئی
ان دلائل سی اور نیز اس دلیل سی کہ حضرت کا پیدا ہونا البتہ بڑی نعمت
ہی اور نعمت کا شکر کرنا اور ذکر کرنا قرآن سی ثابت ہی واذکروا
نعمة الله علیکم اور دوسری جگہہ ارشاد ہوا ہی واما بنعمة
ربک فحدث لیکن ہم نہین جانتی کہ قیود بالائی محفل میلاد کی کہان سے
نکالی ہین ہم جواب دیتی ہین کہ ان سب چیزون کی اصل قرآن مین ہی زینت
محفل اور تقسیم شیرینی کی منع نہونی پر یہہ آیت صریح دلیل ہی قل من حرم
زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق اس آیة
کریمہ کی عموم الفاظ سی ثابت ہوا کہ تجمل اور زیبایش کرنا اور طیبات رزق
یعنی عمدہ کہانی کی چیز خود کہانا دوسری کو کہلانا کسی وقت مین حرام نہین
لیکن ہر وقت تو کوئی شخص یہہ امور نہین کرسکتا البتہ مواقع فرحت و
سرور مین کرتی ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مقدم شریف سی بہتر
کونسا فرحت سرور کا موقع ہوگا مولوی اسحق صاحب مائة مسائل صفحہ ۱۵ مین
لکہتی ہین فی المواقع فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
در دیگر الہیت الخ بہلا اگر ایسی موقع فرحت و سرور مین تجمل کرنی اور طیبات
رزق کی استعمال کرنی کو کوئی شخص حرام کہی کسقدر جرات کرتا ہی کہ جسکو اللہ
تعالی نی حرام نہین کیا وہ حرام کرتا ہی ومن اظلم ممن افتری علی الله
الکذب صاحب درمختار نی مسائل شتی مین دلیل پکڑی ہی اس آیت سے

اور کہا ہی کہ مستحب ہی تجمل یعنی زیبائش اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نی زینت کو اپنی کلام سی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ فتاوی عالمگیریہ کی جلد خامس باب الزینۃ مین مرقوم ہی وَيَجُوْزُ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْ بَيْتِهٖ مَاشَاءَ مِنَ الثِّيَابِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ الصُّوْفِ وَالْقُطْنِ الْمَصْبُوْغَةِ وَغَيْرِهَا وَالْمَنْقُوْشَةِ وَغَيْرِهَا اور کہا امام نووی کی اوستاد حافظ ابو شامہ نے مَا يُفْعَلُ فِي الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَاِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَعَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيْمِهٖ فِيْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِكَ وَشُكْرِ اللّٰهِ عَلٰى مَا مَنَّ بِهٖ مِنْ اِيْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نیز جمع کرنا احباب کا اور کہانا کہلانا یا شیرینی بانٹنا اور محفل کا سجانا یہہ سب فرحت و سرور کا سامان ہی اور فرحت ساتہہ حصول رحمت الٰہی کی کرنا قران شریف سی ثابت ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود رحمت ہین اور آپ کا تشریف لانا دنیا مین رحمت ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور جبکہ آپ کا تشریف لانا اس عالم مین اور پیدا ہونا رحمت ہوا اور موجب کمال عظمت ٹہرا تو اس تشریف آوری کو عظیم جاننا اور جسوقت یہہ ذکر آوی تعظیم و اداب کہڑی ہو کر درود و سلام یا مدح و مناقب پڑہنا اس مین تعظیم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تعظیم

یہی ثابت الاصل ہی قال اللہ تعالی وتعزروہ وتوقروہ قال ابن
عباس فی تفسیر تعزروہ ای تجلوہ وقال المبرد فیہ ای
تبالغوا فی تعظیمہ وقری تعززوہ من العز کذا فی الشفاء وقال
اللہ تعالی من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب

اور واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معظم شعائر اللہ میں ہیں چنانچہ حضرت
شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ کی صفحہ ۷ مطبوعہ بریلی میں یہہ مضمون تصریحاً
مرقوم ہی و منیہ کی شرح کبیر میں ابراہیم حلبی نی لکھا ہی ومنہ امر باستعظام
الانبیاء وتوقیرہم اور شفاء عیاض میں ہی واجب علی کل مؤمن
عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوقر ویاخذ
فی ھیبتہ واجلالہ انتہی ملخصا اور شک نہیں اسمیں کہ یہہ
قیام جو مروج ہی محفل مولد شریف میں یہیں تعظیم اور اجلال ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اسی طرح صاحب تفسیر روح البیان نی سورۂ فتح
میں لکھا ہی ومن تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل المولد الخ
اب اگر کوئی یہہ کہی کہ واقعی ان سب امور کی اصلیت دین میں ثابت ہی لیکن
یہہ ہیئت کذائی وصورت مجموعی حضرت کی وقت میں نہ تھی ہم کہتی ہیں کہ جس شی
کی اصلیت ثابت ہو وہ کسی ہیئت مباح کی لاحق ہونی سی ممنوع نہیں ہو سکتی
چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نی رسالہ انتباہ کی مقدمہ میں اسکو تحقیق کیا ہی
باید دانست کہ یکی از نعم خدا تعالی بر امتہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات

انست کہ تا امروز سلسلہا ایشان تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح
و ثابت ہست و اگرچہ اوایل امت را با اواخر امت در بعض امور اختلاف بودہ است
پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان در زمن اول بصحبت و تعلیم و تادیب بآداب
تہذیب نفس بودہ ہست نہ بخرقہ و بیعت و در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی
رسم خرقہ ظاہر شد و بعد از ان رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلہ بہمہ این
متحقق ہست و اختلاف صور ارتباط ضرر نیکند الی ان قال و علماء کرام ارتباط
ایشان در زمن اول باستماع احادیث و حفظ آن در وعاء قلب بود و بعد
از ان تصنیف کتب و قرأۃ و مناولہ و اجازۃ آن پیدا شد و ارتباط سلسلہ
بہمہ نوع این امور صحیح ہست و اختلاف صور را اثری نیست الی آخرہ علاوہ اسکی
یہہ بہی جان لینا چاہیئے کہ ہر امر جدید کو گمراہی و موجب عذاب کہنا صحیح نہین
فتاوی عالمگیریہ کی جلد خامس باب آداب المسجد والمصحف مین ہی لَا بَأْسَ
بِکِتَابَۃِ اَسَامِی السُّوَرِ وَعَدَدِ الْآیِ وَھُوَ وَاِنْ کَانَ اِحْدَاثًا فَ
ھُوَ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ وَکَمْ مِنْ شَیْءٍ کَانَ اِحْدَاثًا وَھُوَ بِدْعَۃٌ
حَسَنَۃٌ اور احیاء العلوم کی جلد اول بیان کتابت قرآن مین ہی لَا یَمْنَعُ
ذٰلِکَ مِنْ کَوْنِہٖ مُحْدَثًا فَکَمْ مِنْ مُحْدَثٍ حَسَنٍ اور صاحب کبیری نے
تحقیق تلفظ بالنیت مین لکہا ہی وَھٰذِہٖ بِدْعَۃٌ لٰکِنْ عَدَمُ النَّقْلِ
وَکَوْنُہٗ بِدْعَۃً لَا یُنَافِیْ کَوْنَہٗ حَسَنًا لِقَصْدِ اجْتِمَاعِ الْعَزِیْمَۃِ عَلٰی مَا
اَشَارَ اِلَیْہِ فِی الْھِدَایَۃِ وَصَرَّحَ بِہٖ فِی التَّجْنِیْسِ وَھٰذَا ھُوَ الْمُخْتَارُ ؕ

لکھ نہین مضایقہ یعنی کچہ
دینے نام سورتونکا اور گنتی آیتونکا
قرآن مین اور یہہ اگرچہ نئی بات ہی
لیکن وہ اچھی ہی اور بہتیری نئی
نکالی چیزین اچھی ہوتی ہین یعنی
اسکو بدعت حسنہ کہتی ہین ۱۲
اور نہین منع ہے یہہ سبب
ہونیکی بہتیری نئی بات
نئی بات ہوتی ہین ۱۲
اچھی ہوتی ہین یعنی نیت نماز کی زبان
سے کہنا بدعت ہے لیکن منقول
ہونا اس کا دین مین اور بدعت
ہونا اسکا نہین نقصان کرتا اچھا
ہونیکو واسطے ارادہ و جمعی کی
جیسا کہ اشارہ کیا ہے اسطرف
ہدایہ مین اور صاف لکھا ہے
تجنیس مین اور یہی پسند اور مختار ہے ۱۲

پس معلوم ہوا کہ ہر امر جدید قبیح وضلالت نہین ہوتا ورنہ یہہ مدرسونکی
ہیئت کذائی یعنی گرد آوری چندہ اور رفقہ حدیث پڑہانیوالونکو تنخواہ مقرر
کرنا اور تعیین کتب صرف ونحو ومنطق وغیرہ جو ہرگز یہہ امور قرون
ثلاثہ سی بایں صورت مجموعی تعلیم دین کی واسطہ ثابت نہین بالکل ضلالت
اور موجب عذاب ہوتی حاشا وکلا امر حق اور تحقیق صحیح یہہ ہی کہ جو امر جدید
مخالف دین ہو یعنی اوس سی کوئی حکم کتاب وسنتہ کا ٹوٹتا ہو وہ بدعت ضلالت
ہی ورنہ محمود اور حسن ہی سیرت حلبی وغیرہ مین ہی قال الشافعی قدس اللہ
سرہ مَا اُحْدِثَ وَخَالَفَ كِتَابًا اَوْ سُنَّةً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَهُوَ الْبِدْعَةُ
الضَّلَالَةُ وَمَا اُحْدِثَ مِنَ الْخَيْرِ وَلَمْ يُخَالِفْ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ
الْبِدْعَةُ الْمَحْمُوْدَةُ اور احیاء العلوم کی جلد دوسری صفحہ ٢٧ مطبوعہ
نولکشور مین ہی اِنَّمَا الْمَحْذُوْرُ بِدْعَةٌ تُرَاغِمُ سُنَّةً مَامُوْرًا بِهَا اور یہی
بیان ہی علامہ عینی شارح بخاری اور ابو شکور سالمی اور شامی شارح
درمختار اور صاحب مجمع البحار وغیرہم جمہور امت محمدیہ کا اور اجماع کیا
ہی اہل اسلام نی اس بات پر کہ جو امر جدید ایسا ہو کہ اوسمین خیر ہوتی ہی وہ
بالاتفاق جائز بلکہ مستحسن ہی چنانچہ سیرت حلبی وغیرہ کتب دین مین اسکی
تصریح موجود ہی اور شیخ ابن حجر نی لکہا ہی وَعَمَلُ الْمَوْلِدِ وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ
لَهُ كَذٰلِكَ یعنی یہہ محفل کرنی مولد شریف کی اسی قسم کی امور جدیدہ سے ہی
کہ جسکی جواز پر اتفاق ہی اور باقی تحقیق بدعت کی درباب قیام آخر مین

بطور فائدہ کی مذکور ہوگی یہہ جان لینا چاہئی کہ ان امور پر جو لوگ عرض کرتی
ہین یہہ امور ایسی ہین کہ یا خود ثابت ہی اونکا مسنون ہونا یا ایسی ہین کہ
نہین ثابت منع ہونا اونکا شرع سی پس وہ بھی جائز اور مباح ہین بحسب قاعدہ
اصول کی جسکو شامی اور ابن ہمام وغیرہ نی بیان کیا ہی اَلْمُخْتَارُ عِنْدَ
الْجُمْهُوْرِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ اَنَّ الْاَصْلَ فِي الْاَشْيَاءِ
الْاِبَاحَةُ علاوہ اس قاعدہ کی کچھہ کچھہ بیان اون امور کا جداگانہ بھی مؤلف
نی اشعار آئندہ مین بیان کیا ہی اور یہہ بھی معلوم ہو کہ ارادہ اس عاجز کا
یہہ تہا کہ بعض باتین جو اس مثنوی سی متعلق ہین اونکو حاشیہ مین لکہی لیکن
اسمین بعض خرابیان معلوم ہوئین ناگزیر مصلحت یہہ ٹہری کہ جس مقام پر
کوئی فائدہ یا نقل عبارت سلف منظور ہو وہ اوسی مقام پر اشعار مثنوی کی
ذیل مین بعبارت نثر لکہہ کر بطور فائدہ عین متن مین درج کیا جاوے

بعض کہتی ہین مولد شریف مجمع مین پڑہنا منع ہی

یہہ بیان گر کیا مجالس مین
کہو کیا عیب آگیا اسمین

مومنونکا ہی جتماع حرام
یا ہی ذکر نبی یہ جسکو کلام

خیر سی مومنون کی جمعیت
ذکر حضرت ہی موجب رحمت

پڑہنا مجمع مین جانو سنت تم
ہی یہ تیر اسطرف سا خبر کم

بیان تقسیم شیرینی

لب مین تقسیم اگر مٹھائی ہوئی | تم کہو سمین کیا برائی ہوئی
کرتی ہین یون روایت اہل تمیز | رکھتا مومن ہی دوست شیرین چیز
وہ نبی جو خدا کی تھی محبوب | شہد و شیرینی اونکو تھی مرغوب

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رواه البخاری

ایسی محبوب چیز کا دینا | ہی ثواب عظیم کا لینا
ہی حدیث صحیح مین آیا | سید المرسلین نی فرمایا
مومنو تم عذاب سے بچ جاؤ | آدہا خرما ہی گر کسیکو کہلاؤ

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

آدہی خرمی مین جب ہٹتا عذاب | الہون شیرینی بانٹنا ہو ثواب

ذکر خوشبو مثل عطر و گلاب و لوبان

اور بنا طرفہ ماجرا دیکہو | منع کرتی ہین لوگ خوشبو کو
جس سے روح اور دماغ ہو تازہ | کہلکی دل مثل باغ ہو تازہ
دیتی خوشبو ہی نزہت انفاس | تیز کرتی ہی عقل و ہوش و حواس
ہی حدیث صحیح مین مذکور | تہی رسول خدا جلاتی بخور

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

[margin notes, handwritten:] ۱۱ اور فرمایا رسول ... خوشبو ... رسول الله صلی الله علیه وسلم ... روایت کی ... ۵ ... رسول الله صلی الله علیه وسلم ... [illegible]

دیکہو خوشبو پسند حضرت ہی — اسکو محبوب کہنا سنت ہی

ہین یہہ فرماتی مصطفی کہ ہمین — آئی خوشبو پسند دنیا مین

فی المنبہات حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ كَذَا فِی الْمِشْكٰوةِ

جو مجامع ہین مثل جمعہ و عید — سب مین خوشبو کی آئی ہی تاکید

وصف حضرت کا پڑہتی ہون جس جائے — کیون نہ عطر اور گلاب چہڑکا جائی

ذکر جس جا ہی ہو پیمبر کا — کیون نہو عطر مشک و عنبر کا

اگر کوئی شخص اس محفل مین پہول لی آوی نکرنا چاہئی

رکہی گر کوئی پہول مجلس مین — کیون عبث شور کرتی ہو اسمین

پہول رکہنی مین کیا برائی ہے — رنگ و خوشبو ہی خوشنمائی ہی

بو ہی خوش تہی پسند طبع رسول — پہول ہین بوی خوش کی اصل اصول

کل نباتات کی بہار ہین پہول — باغ جنت کی یادگار ہین پہول

ترمذی کی حدیث پڑہ دیکہو — ہی یہہ حکم آپ کا صحابہ کو

پہول کو دیکہو کوئی رد نکری — کیونکہ نکلا ہی پہول جنت سی

اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّہٗ فَاِنَّہٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

جس سی جنت کی یاد ہو دلمین — جرم کیا ہی جو رکہین محفل مین

ف [illegible] خوشبو [illegible] نماز [illegible] فرمایا [illegible] ختنہ کرانا خوشبو لگانا مسواک کرنا نکاح کرنا [illegible] روایت کی یہہ ترمذی نے جیسا کہ مشکوٰۃ مین ہے ۱۲

قیام تعظیمی کا بیان

کرتی ہین ملتیان دین قویم | یستحب القیام للتعظیم
اپنی مخدوم پیشوا کی لئی | اہل دل ہوتی ہین ادب سی کہری
لاتی تشریف جب نبی کریم | اوٹہہ کی دیتی تہین فاطمہ تعظیم

كان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته في مجلسها وامر النبي عليه السلام قوموا الى سيدكم واثره الشيخ ولي الله في بيان القيام في حجة الله البالغة واحتج به الجماهير لاستحباب القيام تعظيما كما في مجمع البحار فما ذهب اليه البعض انه كان لاعانة سعد وانزاله من الحمار ضعيف

لا يسمع في مقابلة الجماهير

جب شریعت سی ہوچکا معلوم | مستحب ہی قیام بہر قدوم
اوٹہتی مولد مین ہین جو باکریم | یہہ بہی سمجہو قدوم کی تعظیم
یہی معنی ہین اس ولادت کی | یعنی آپ اس جہان مین آئی
دار دنیا مین آنا حضرت کا | تہا نہایت جلال و عظمت کا
لکہتی راوی ہین اوسگہری کا حال | کیا حورون نی اونکی استقبال
تہی فرشتی کہری ادب کی ساتہہ | تہا ادب سید عرب کی ساتہہ
سامنی اونکی تہی جبریل | دہنی جانب کہری تہی میکائیل
لب ہاتف پہ ہرطرف تہی ندا | آج احمد نبی ہوی پیدا

جب یہہ آوازہ پہیلا دنیا مین | زلزلہ آیا قصر کسریٰ مین

کیا کعبہ نی سجدہ باتکریم | جہک کی سوی مقام ابراہیم

آپ کی ذات ازل مین تہی ایک نور | اور حجابون مین تہ بتہ مستور

پہر جو اوترا وہ نور دنیا مین | تہا چہپا امہات و آبا مین

اب وہ نور آیا قطع کرکی حجاب | نکلی بدلی سی جسطرح مہتاب

حق نی ہمپر کیا بڑا احسان | بہیجا ایسا رسول عالیشان

حشر تک بہی ہوگا ہمسی ادا | شکر حضرت کی خیر مقدم کا

الغرض مولد رسول کا حال | پڑہتی ہین جب بعزت و اجلال

مصطفی کا جلال و شوکت و فر | ہوتا ہی اہل دین کی پیش نظر

غالب آتی ہی دل پہ شان عظیم | سب کہڑی ہوکی دیتی ہین تعظیم

پڑہتی ہین اوسکہڑی درود و سلام | کہڑی ہوکر بعزت و اکرام

شرک اسمین خدا کی ساتہہ نہین ہے | اور نہ بدعت کا یہان پتا کہین

کیا اسیکا ہی شرک و بدعت نام | کہڑی ہوکر پڑہین درود و سلام

جسمین حاصل نبی کی عظمت ہو | کہو کیونکر وہ شرک و بدعت ہو

فائدہ یہہ جو لکہا ہی کہ اس قیام مین بدعت کا کچہہ نشان نہین یہہ اسلئی کہ جس مقام پر لفظ بدعت بغیر لفظ حسنہ کی بولتی ہین اوس سی مراد بدعت سیئہ ہوتی ہی چنانچہ مائۃ مسائل مطبوعہ دہلی کی صفحہ ۹۵ مین یہہ فائدہ مولوی اسحق صاحب نی لکہا ہی اور یہہ تحقیق فائدہ سابقہ مین گذر چکی کہ بدعت سیئہ و

ہی جس سی کوئی حکم قرآن یا حدیث یا اجماع کا ٹوٹتا ہو اور ظاہر ہی کہ اس
قیام میں یہہ بات نہیں بلکہ اسکا ثبوت قاعدہ شرعیہ سی علماء سابقین نے
استنباط کیا ہی اور ابن حجر اور سیوطی وغیرہ بہت اجلہ علماء نی اوسکو جائز
رکھا ہی اور مائۃ مسائل مذکورہ کی صفحہ ۴۵ مین در باب بدعت نہونی اصطلاحات
فقہا اور علما کی مذکور ہی چیزیکہ مجتہدین و علماء سابقین استنباط فرمودہ باشند
پس اورا بدعت نتوان گفت انتہی اس سے معلوم ہوا کہ ماسوا علماء مجتہدین کی اگر
علماء سلف بہی کچہہ استنباط کرین وہ بدعت نہیں ہوتا چنانچہ اسی قاعدہ کی
موافق مولوی اسحق صاحب نے استنباط کیا ہی اور مسئلہ چہارم مسائل اربعین
مین سم چہوچہک کو لکہا ہی کہ اگر قید ادائی سم جہالت کی نیت سی نہو بلکہ
اپنی اولاد کی خبر گیری اور نفع رسانی کی نیت سی ہو تو جائز ہی موافق حکم
وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ اور اسکی جواز پر یہہ دلیل کافی ہی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ انتہی ملخصا جب یہہ فوائد معلوم ہو چکی اب معلوم کرنا چاہئی
کہ اس قیام مین قاریان مولد درود و سلام پڑہا کرتی ہین اور کچہہ مدح بہی اہل
عرب اپنی زبان مین اور عجمی اور ہندی اپنی زبان مین اور حاضرین جنکا دل
حاضر ہی وہ بہی اوسوقت درود پڑہتی ہین اور ظاہر ہی کہ حضرت کا ذکر اور
درود و سلام ذکر اللہ مین داخل ہین کتاب الشفاء مین ابن عطا سی درباب
معنی آیہ کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی روایت ہی کہ جعلتك ذكرا
من ذكري فمن ذكرك ذكرني یعنی کیا مینی تجکو ای محمد ذکر اپنا جس نی

یاد کیا تجکو یاد کیا مجکو اس سی معلوم ہوا کہ جسنی رسول خدا کو بطور مدح وثنا کی
یا بصیغہ درود وسلام یاد کیا اور ذکر کیا اوسنی خدا کا ذکر کیا اور ذکر اسیطرح
جائز ہی خواہ کہڑی ہوکر کرین خواہ بیٹہ کر فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا اس
آیت سی صاف ثابت ہوا کہ کہڑی ہوکر بہی ذکر کرنی کا ہمکو اسکی طرف سی اختیار ہی
اسلئی یہہ ہمارا کہڑی ہوکر درود وسلام پڑہنا کہ بحسب تحقیق کتاب الشفا ذکر اللہ
مین داخل ہی اور آیت قرآنی بعمومہا اسکو شامل ہی کسیطرح بدعت نہین ہوسکتا
بدعت وہ ہی جسکی لئی کچہہ بہی سند نہو نہ صریحا نہ اشارۃ اور یہہ بہی یاد رکہنا چاہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی خاص اوسی نئی بات کو منع فرمایا ہی جسکو دین سی
مخالفت ہو ہر نئی بات کو منع نہین فرمایا بخاری اور مسلم کی حدیث مین دیکہو آپ فرماتی
ہین مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ یعنی جسنی دین مین وہ بات پیدا کی
جو دین کی قسم سی نہین بلکہ اوسکی ضد ومخالف ہی وہ مردود ہی اور اگر ہر نئی بات
ناپسند ہوتی تو آپ فرماتی مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا شَیْئًا فَھُوَ رَدٌّ اور ہرگز لیس
منہ کی قید نہ بڑہاتی چنانچہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ جسکو نواب قطب الدینخان صاحب
دہلوی نی تالیف کیا ہی اور مولوی اسحق صاحب نی اوسکو حرفا حرفا ملاحظہ فرمایا ہی
اوسکی صفحہ ۵ سطر ۷ میں تہہ مین لکہا ہی کہ لفظ ما لیس منہ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ
نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب وسنت کی نہو برا نہین انتہی لیکن جاننا چاہی
کہ وہ محدثات مخالف کتاب وسنت کئی قسم ہین بعضی فعلی ہین اور بعضی قولی اور بعضی
اعتقادی اسواسطی آپ نی دوسری حدیث مین ایسا ارشاد کیا کہ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ

وکل بدعۃ ضلالۃ یعنی وہ احداث جو مردود اور مالیس منہ اور مخالف
دین ہی وہ سب بدعت ہی خواہ فعلی ہو خواہ قولی خواہ اعتقادی ہو اوسی قسم کی
کل بدعتین گمراہی ہین بعض ناواقف یون کہتی ہین کہ ہر نئی بات خواہ موافق دین
کی خواہ مخالف دین کی ہو وہ سب منع ہی جانتا وکلا یہہ بات نہین جو احداث امر
جدید مخالف دین کی نہو وہ ہرگز منع نہین بلکہ اوسپر وعدہ اجر اور ثواب کا آپنی
ارشاد فرمایا ہی من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بہا بعدہ
کتب لہ مثل اجر من عمل بہا ولا ینقص من اجورہم شیئ رواہ
مسلم مجمع البحار کی جلد دوسری صفحہ ۱۴۷ اور شرح مسلم کی جلد ثانی صفحہ ۳۴۱
مین اس حدیث شریف کی معنی یہہ لکھی ہین کہ جسنی کوئی طریقہ پسندیدہ جاری کیا پہر
اوسپر عمل کیا گیا اوسکی بعد تو لکھا جاویگا اوسکو ثواب اون سب عمل کرنیوالونکی
برابر اور اونکی ثواب مین سی کچہہ کاٹا نجائیگا یعنی اونکو بہی ثواب پورا ملیگا اور وہ طریقہ
جو اوسنی جاری کیا ہی وہ خواہ اوسیکا نیا ایجاد کیا ہوا ہو خواہ ایجاد پہلا ہو اور اوسکی
طرف سی اجرا ہوا ہو اور وہ طریقہ خواہ علم ہو خواہ عبادت خواہ کوئی ادب ہو اور عبارت
شرح مسلم کی یہہ ہی کان ذلک تعلیم علم او عبادۃ او ادب انتہی ان بزرگونکی
تحقیق سی صاف معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی شخص نئی بات قسم ادب سی نکالیگا اور جاری
کریگا اوسکو ثواب ملیگا اب سمجہنا چاہئی کہ امت کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعظیم کرنی
قرآن شریف سی ثابت ہی چنانچہ فائدہ سابقہ مین گذر چکا اور حکم خدا کا ہی جسطرح ہو سکی
تعظیم رسول کیجیو اور فقہا زیارت مدینہ مین لکہتی ہین وکل ما کان ادخل فی الادب

والاجلال کان حسنا کذا فی فتح القدیر یعنی جس حرکات و سکنات
مین ادب اور بزرگی رسول کی نکلی وہ سب اچھی اور حسن ہین تھی اس سی معلوم ہوا کہ تعظیم
اور ادب رسول مطلوب ہی شرعا پس یہہ قیام اگرچہ بظاہر امر محدث و جدید ہی لیکن
اسمین ادا ہوتی ہی وہ چیز جو بات شرع مین مطلوب ہی یعنی تعظیم رسول اسکی بہی وہی مثال
ہوئی جسطرح محدثین اور فقہا لکہتی ہین کہ منارہ واسطی اذان کی اگرچہ حضرت کی وقت
مین نہ تہا لیکن اسمین نکلتی ہی وہ بات جو حضرت کو مطلوب تہی یعنی خبر ہو جانا مسلمانونکو کہ
وقت نماز کا آگیا سو منارہ پر چڑہکی اذان کہنی مین یہہ مقصود حاصل ہوتا ہی اسلئی یہہ منارہ
جائز ہی اور اسکی امر جدید ہونی سی کچہہ قباحت نہین اسیطرح یہہ قیام گو امر جدید ہو
لیکن اسمین نکلتی ہی تعظیم رسول کی جو مطلوب ہی شرعا اسواسطی اسکو مطلق بدعت کہنا
یعنی سیئہ اور ضلالت قرار دینا سراسر باطل ہی اور یہہ جو بعض صاحب اس
قیام کو شرک کہتی ہین یہہ بہی اسیطرح صحیح نہین اسلئی کہ شرک کی معنی علم
عقائد مین یہہ قرار دی گئی ہین الاشراک ہو اثبات الشریك فی الالوهیة
بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس وبمعنی استحقاق العبادة کما لعبدة
الاصنام کذا فی شرح العقائد للنسفی اور حالت قیام مین نہ حضرت کو کوئی واجب
الوجود سمجہتا ہی نہ مستحق معبودیت جانتا ہی اور خود قیام مین فی نفسہ معنی عبادت
کی موجود نہین اسلئی کہ خالی کہڑا ہو جانا بغیر ملنی کسی اور شے کی شریعت مین عبادت
نہین قرار دیا گیا البتہ اگر کہڑا ہونیوالا ارادہ تعظیم سی کہڑا ہوا تو سوقت ایک قسم
کی تعظیم نکلتی ہی سو وہ بہی ایسی تعظیم کہ مخصوص بذات باریتعالی ہو نہین ابراہیم حلبی نے شرح

کبیر منیہ میں درباب تحقیق فرض ہونی قیام نماز کی لکھا ہی ان القیام وسیلة الی السجود والخرور الی السجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادة بدون القیام کما فی سجدة التلاوة والقیام لم یشرع عبادة وحدہ وذلک لان السجود غایة الخضوع حتی لو سجد لغیر الله یکفر بخلاف القیام اس سی صاف ثابت ہو گیا کہ قیام للغیر ہرگز ہرگز شرک نہیں اور یہہ بھی جاننا چاہی کہ اگر قیام شرک ہوتا تو ہرگز علمای دین روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت میں ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہونا جائز نہ کہتی حالانکہ حضرت محدث دہلوی فی جذب القلوب میں اور ملا علی قاری فی درة المضیہ میں لکھا ہی وقد ذکر الکرمانی انہ یضع یمینہ علی شمالہ کالصلوة اور اسی آج تک عمل ہی اسکی خلاف پہ عمل نہیں اور فتاوی عالمگیریہ میں ہی و یقف کما یقف فی الصلوة ان تحقیقات سلف سی خوب روشن ہو گیا کہ قول مولف درباب قیام مولد صحیح ہی نہ شرک اسمین خدا کی ساتہہ نہیں + اور بدعت کا بیان ہو چکا ہی کہیں + اب باقی رہی یہہ بات کہ **بعض آدمی کہا کرتی ہیں** کہ صاحب تم محفل مولد شریف میں کہڑی ہوتی ہو کیوں ہر جگہہ جب نام حضرت کا آوی کہڑی نہیں ہوتی **جواب** اسکا یہہ ہی کہ قیام اختیار کرنا ہمارا خاص اس موقع میں اس مناسبت سی ہی کہ ولادت کی معنی یہہ ہیں کہ آپ اس عالم میں تشریف لائی اور تشریف آوری کی تعظیم کو شرعا مناسبت ہی قیام سی اور ہر دفعہ کی نام لینی میں یہہ مناسبت نہیں **دوسری** یہہ کہ

آپ کا پیدا ہونا رحمت عام ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اور رحمت پر فرحت و سرور کرنا ثابت ہی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا پس یہہ ذکر بشارت سان یعنی ولادت شریف کا
بیان سنکر اظہار فرحت و سرور کی لیے قیام کرنا اور بات ہی اور خواہی نخواہی
ٹہرا ہونا اور بات اور یہی وجہ ہی کہ جسوقت کوئی شخص روایت میلاد کو بطور
کتب تواریخ مطالعہ کری یا دوسری کو تعلیم کری یا بطریق اخبار خوانی پڑہکر
سناوی یا درمیان کسی اور ذکر کی اتفاقًا اور تبعًا بیان کری ان صورتون مین
قیام کا دستور نہین اسلئی کہ یہان نہ ذکر اور سامع کا قصد صرف اطلاع حال ہے
نہ اظہار سرور اور جلسہ میلاد شریف موضوع ہی اسلئی کہ ہمین فرحت و سرور ہوا
کری اور شکر کیا جاوی سنت الٰہی کا جو قرآن مین فرمایا ہی کما تقدم من قول الی
شامہ پس جسوقت اس جلسہ فرحت و سرور مین ذکر آپکی پیدایش اور ظہور کا ہوتا ہی اوسوقت
اظہار فرحت و سرور کیا جاتا ہی بخلاف اور مجالس کی کہ اونمین یہہ علت موجود نہین
اگر کوئی یہہ کہی دونو جلسون مین ذکر ایک ہی پہر نیت سرور فرحت سی جلسہ منعقد
کرنی و نکرنی سی کیون حکم بدل جاتا ہی ہم کہتی ہین کہ نیت بدلنی سی حکم بدل جاتا مسئلہ
شرعی ہی قال علیہ السلام انما الاعمال بالنیات اور اسی حدیث کی سبب فقہا
لکھتی ہین کہ اگر کوئی حاجت غسل مین الحمد کو دعا و ثنا کی نیت سے پڑہی جائز ہی اور اگر
قرارت قرآن کی نیت سی پڑہی ممنوع ہی حالانکہ ذکر وہی ایک ہی چنانچہ شامی اور حلبی اور
درمختار وغیرہ مین یہہ مسئلہ موجود ہی پس ان ذکرین بہی اگر اختلاف نیت سی حکم بدل

مسئلہ ۱ مراد فضل اور رحمت الٰہی سے فرحت کیجیئے [illegible] ۱۲

جاوی کیا اشکال ہی **تیسری** یہہ کہ اہل ایمان ہین نام اور ذکر آپکا روز و شب جتا ہی
پہر اگر ہر بار آدمی قیام کری، تو دمبدم اوٹہنی بیٹہنی مین ہیگا اسمین حرج ہی اور
حرج معاف ہی **مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي دِينِكُمْ مِنْ حَرَجٍ** فقہاء شرع متین مسئلہ
درود مین حکم دیتی ہین کہ اگر مجلس مین چند بار حضرت کا نام مبارک اوی تو صحیح
یہہ ہی کہ ایک ہی مرتبہ درود پڑہنا واجب ہوگا باقی ہر بار اگر درود پڑہی بہتر ہی
ورنہ واجب نہین اسلئی کہ آپکی نام کی بار بار یاد گاری امت پر واجب ہی واسطہ
محافظت سنن اور احکام شریعت کی پہر اگر واجب ہو جاوی ہر مرتبہ درود پڑہنا
اسمین بڑا حرج ہی یہہ ترجمہ ہی عبارت شرح کبیر ابراہیم حلبی کا جو صفحہ ۳۱۱ مطبوعہ
دہلی مین موجود ہی پس یہہ قاعدہ فقہا کا بہی مقتضی ہی اس بات کو کہ بار بار کا
حرج معاف کیا جاوی اور محفل مولد شریف بہت قلیل ہوتی ہی ایک آدمی سال
مین شاید ایک دو بار محفل کرتا ہوگا اور ذکر نام مبارک کا سال بہر مین لاکہون بار
کرتا ہی پس بار بار کا قیام البتہ موجب حرج ہی اور **بعضی معترض یہہ بہی**
کہتی ہین کہ حضرت نی خود حالت حیات مین قیام کو منع کیا ہی اب بعد وفات
کسطرح جائز ہو یہہ بہی بڑا مغالطہ ہی بہلا حضرت نی کسطرح منع فرمائی اوس کام کو جو
خود آپ سی مروی ہی یعنی آپ فاطمہ کی واسطہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی قیام کرتی تہی چنانچہ
مشکوۃ مطبوعہ احمدی کی صفحہ ۳۹۵ مین موجود ہی اور نیز آپ نی حلیمہ سعدیہ کی
واسطہ ایام حنین مین قیام کیا چنانچہ شرح مواہب زرقانی مطبوعہ مصر کی جلد اول
صفحہ ۱۷۰ مین موجود ہی اور نیز آپ نی اپنی باپ رضاعی کی واسطہ قیام کیا چنانچہ

انسان العیون مشہور بسیرت حلبی مطبوعہ مصر کی جلد اول صفحہ ۱۲۱ مین موجود ہی اور
نیز صحابہ آپکی تعظیم کی واسطہ قیام کرتی تہی فاذا قام قمنا قیاما مشکوٰۃ کی
صفحہ ۳۹۵ مین ہی اور حضرت فاطمہ بہی آپ کی واسطی قیام کرتی تہین چنانچہ مشکوٰۃ
کی صفحہ ۳۹۴ مین ہی اور نیز صحابہ کو آپ نی فرمایا کہ کہڑی ہو جاو اپنی سردار سعد کی واسطی
چنانچہ مشکوٰۃ کی صفحہ ۳۹۵ مین موجود ہی بہلا باوجود موجود ہونی اسقدر روایتونکی
کسطرح یقین ہو سکتا ہی کہ آپ نی منع کیا ہوگا ہان البتہ آپ نی اوس قیام کو منع فرمایا
جو عجمی لوگ اپنی بادشاہونکی تعظیم مین کہڑی ہتی تہی اور تصویر کیطرح بیحس وحرکت اور
بادشاہ اونکی بکمال نخوت وتکبر بیٹہی ہتی تہی چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ البالغہ
مطبوعہ بریلی کی صفحہ ۳۰۸ مین یہہ مضمون مرقوم ہی اور شاہ صاحب ممدوح نی
قیام تعظیمی کو از روی احادیث مسلم رکہا ہی پس یہہ مغالطہ ان لوگون کا سخت بیجا ہی
اور واضح ہو کہ بعض علما اثبات قیام مین یون تقریر کرتی ہین کہ
وقت ولادت شریف کی ملائکہ کہڑی ہوئی تہی چنانچہ شرف الانام تصنیف علامہ شیخ
قاسم بخاری مین یہہ روایت موجود ہی اسلئی ہم جب یہہ ذکر کرتی ہین تو اون ملائکہ کی قیام کی
شکل پیدا کرتی ہین کیونکہ اہل حدیث کی نزدیک شکل اور صورت بنا دینا واقعہ مرویہ کا مستحب
ہی چنانچہ صحیح بخاری کی صفحہ ۲ مین روایت ہی کہ وہ جو وقت نزول وحی کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل کی ساتہہ ساتہہ دلمین قرآن پڑہنی لگتی تہی اور لبونکو ہلاتی تہی
ابن عباس جسوقت یہہ روایت کرتی اپنی لبونکو ہلا دیتی تہی جسطرح رسول خدا ہلاتی تہی
اور سعید ابن جبیر نی جسطرح ابن عباس کو اس روایت مین لب ہلاتی دیکہا تہا جب یہہ

صحیح اور نیز اُسامہ بن شریک سی بسند قوی روایت ہی کہ کہڑی ہوی ہم واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بوسہ دیا ہمنی آپکی ہاتہہ کو چنانچہ قسطلانی
شرح بخاری جلد تاسع مطبوعہ مصر کی صفحہ ۱۲۵ مین ہی ۴

حال روایت کرتی وہ ہی یعنی سعید پی لیونکو بلادیتی تہی پس جبکہ صحابہ و تابعین
سی تشکل و تمثیل واقعہ مرویہ کی ثابت ہوئی تو ہم ہی واقعہ میلاد مین قیام ملائکہ کی
نشین بنادیتی ہین اور بعض اہل کشف قیام کی وجہہ یہہ فرماتی ہین
کہ حاضر ہوتی ہی اس محفل مین روح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ہم تعظیم دیتی
ہین اوسکی مولف کہتا ہی کہ ہم یہہ دعوی بان سہنین لاسکتی سلئی کہ ہم ارباب
کشف و شہود مین نہین جو مشاہدہ کرکی بیان کرین ہان البتہ اسقدر کہہ سکتی ہین
کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نی رسالہ انتباہ الاذکیاء فی حیات الانبیاء
مطبوعہ مطبع حجالی کی صفحہ ۷ مین یہہ لکہا ہی کہ نظر کرنا اعمال امت مین اور امت
کی برائیون کی واسطی استغفار کرنا اور بلیات دور ہونیکی دعا کرنا اور اطراف
زمین مین آمد و رفت کرنا برکت کی ساتہہ اور جو کوئی نیک بندہ امتی مرجاوی
اوسکی جنازہ پر آنا یہہ حضرت کی بعضی شغل ہین عالم برزخ مین منجملہ اور اشغال
کی چنانچہ اسمین حدیثین اور آثار وارد ہوئی ہین انتہی اور اسی سالہ کی صفحہ
۳ مین ہی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہین اور خوش ہوتی ہین امت
کی عبادات سی اور غمگین ہوتی ہین نافرمانیون سی اور اسی صفحہ مین ہی کہ انبیا
کا مرجانا صرف اتنا ہی کہ وہ ہماری نظر سی چہپ گئی اور وہ واقع مین زندہ
موجود ہین مثل فرشتونکی کہ وہ موجود ہین اور نظر نہین آتی مگر جس ولی اللہ کو
بطور کرامت خداوند کریم دکہلادی وہ دیکہہ لیتی ہین انتہی کلامہ اس تحقیق سے
معلوم ہوا کہ اگر کوئی اہل کشف حضرت کی روح مبارک کو اس مجمع مین دیکہلی

کچھہ عجب نہین لیکن بعض وہ آدمی جو لیاقت مشاہدہ کی نہین رکھتی وہ بہی اون
اہل کشف کی پیروی اور اتباع مین اپنا عقیدہ ایسا ہی کہتی ہین سو یہہ عقیدہ
بہی جب کسیکا ہی اسکا نام شرک نہین کہہ سکتی اسواسطی کہ شرک کی معنی اوپر بیان
ہو چکی وہ اسپر مطابق نہین ہو سکتی اور نیز جب اونکا یہہ اعتقاد ہوا کہ روح مبارک
ایک جلسہ خاص مین حاضر ہوتی ہی اور خدا تعالی ہر وقت حاضر ہی خواہ ہم
اوسکو یاد کرین یا نہین اوسکا ذکر کرین یا نہین اوسکی ثنا و صفت کرین یا نہین
تو خدا تعالی کی حاضر ناظر ہونی اور روح مبارک کی حاضر ہونی مین بڑا فرق ہوا اور
ایک صفت مین عبد و معبود کو برابر نہین کیا پھر یہہ اعتقاد کسطرح شرک
ہوا اور اگر یہہ کہین کہ حضرت کی روح کو غیب کی خبر اتنی اور کسی طرح ہوتی
ہی کہ فلانی مقام پر محفل ہو رہی ہی جاننا چاہئی جواب یہہ ہی کہ مولوی اسمعیل صاحب صراط مستقیم
مطبوعہ میرٹھہ کی صفحہ ۷۷ امین لکھتی ہین کہ روح مقدس حضرت غوث الثقلین اور
خواجہ بہاء الدین کی سید احمد صاحب صاحب پر ظاہر ہوئی اور ایک پہر تک سید صاحب کو دونو
اماموں نے توجہ ہو دی تھی دیکھو سید احمد صاحب بمقام دہلی مین تہی اور کسقدر رستہ دور
دراز سی یعنی بخارا اور بغداد سی پاک روحین آئین اور توجہ دی اور اونکو کسطرح
غیب کی خبر ہو گئی کہ دہلی مین فلان شخص سید احمد نام مرد صالح ہی آؤ وہان جا کر اونکو
اپنی فیض سی مشرف کرین جب اونکو خبر ہو گئی حضرت کو خبر ہونا تو بہت سہل ہی
اسلئی کہ اعمال امت آپ پر پیش کئی جاتی ہین اور محفل مولد شریف بہی ایک عمل ہی
امت کا اور ملائکہ آپ کو درود و سلام پہنچانی پر معین ہین اور اس محفل مین

ملا و دبکثرت ہوتا ہی ورآپ کی صفائی باطن سب ولیا بلکہ سب انبیا سی افضل او
اعلی ہی ورآپ اپنا فیض پہنچانا اپنی امت کو بجان و دل چاہتی ہین اگر آپ کو خبر
محفل کی ہو جاوی کسی واسطی سی وسائط مذکور سی ورآپ کی توجہ روحی اسطرف کو متعلق
ہو جاوی ورآپ اپنی امتیونکو برکات سی مستفیض فرماوین کیا بعید ہی آخر روایت
جلال الدین سیوطی او پر گذر چکی و سمین ان سب باتونکا ثبوت ہی و بعض معترض کہتی
ہین کہ کبہی ایک وقت مین چند مکان پر مولد شریف ہوتا ہی تو آپ کی ایک روح کسطرح
سب جگہہ حاضر ہوتی ہوگی جواب اسکا یہہ ہی کہ جسم عنصری ہیولانی کا حاضر ہونا ایک
آن مین چند مقام پر البتہ محال ہی لیکن نفس ناطقہ کا ابدان مثالیہ مین چند مکان پر
ظاہر ہونا اور لطائف کا متجسد ہو کر ظاہر ہونا مسلم الثبوت ہی اگرچہ بہت علما
اور اولیا اس مسئلہ کی قائل ہین لیکن اس مقام پر نقل کیا جاتا ہی کلام اوس عارف
ربانی کا جو مولوی محمد اسمعیل صاحب کی پیران پیر ہین یعنی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی
جو ساتوین طبقہ مین انکی پیر طریقت ہین وہ اپنی مکتوبات مطبوعہ دہلی جلد ثانی صفحہ ۱۱۵
مین بیان فرماتی ہین ہرگاہ جنیانرا بتقدیر اللہ سبحانہ این قدرت بود کہ متشکل باشکال
گشتہ اعمال غریبہ بوقوع آرند ارواح کمل را اگر این قدرت عطا فرمایند چہ محل تعجب
و چہ احتیاج ببدن دیگر ازین قبیلہ ہست انچہ از بعضی اولیاء اللہ نقل میکنند کہ دریک
آن در امکنہ متعددہ حاضر میگردند و افعال متباینہ بوقوع می آرند اینجا نیز لطائف
ایشان متجسد باجساد مختلفہ و متشکل باشکال متباینہ میشوند اور اس عبارت سی آگے سطر
بعد لکھتی ہین و این تشکل گاہ در عالم شہادت بود و گاہ در عالم مثال چنانچہ دریک شب ہزار

کس آنسرور را علیه الصلوات والسلام بصور مختلفه در خواب می بینند واستفاده
می نمایند اینهمه تشکل صفات و لطائف وست حبیبه وعلی آله الصلوات والسلام بصورتهای
مثالی همچنین مریدان از صور مثالی پیران استفادها می نمایند وحل مشکلات میفرمایند
دیکهو حضرت مجدد کی کلام سی کچهه بهی اشکال اور تشکیک اعتقاد توجه روحی حضرت
صلی الله علیه وسلم مین باقی نهین رهتا اور حضرت مجدد کی شان عالی مین بباعث مسلم کهنے
اس عقیده کی کوئی بی ادب شرک وغیره کی لفظ گستاخانه نهین کهه سکتا معلوم نهین
اگر کوئی اور آدمی اس طرح کا عقیده رکهین اونکو کس لئی مشرک اور جهنمی کها جاتا هی
اور السلام اور مصافحه ترک کیا جاتا هی اور اس مقام پر ایک اور فائده یاد آیا وه
یهه هی که بعض صاحبون نی حضرت مجدد کی مکتوب ۲۷۳ جلد اول سی بطور مغالطه دے
یهه مضمون ثابت کیا هی که وه حضرت مانع محفل میلاد هین نعوذ بالله منها یهه کیا تهام
هی که اونهون نی مولد شریف کرنیوالونکو نه مشرک لکها هی نه مبتدع بلکه ایک طرز خاص
پر انکار فرمایا هی که محفل مولود مین سماع کا ڈهنگ نهوے نی پاوے اسیواسطے اوس مکتوب مین
لکهتی هین مبالغه فقیر در منع بواسطه مخالفت طریقت خود هست انتهی معلوم هوتا هے
شاید کسینی قرب وجوار مین یهه محفل مثل محفل سماع منعقد کی هوگی اوسپره انکار فرمایا
هین و لا مطلق محفل کو جو خوش آوازی سی قصائد پرهی جاوین اور غرض صحیح یعنی
محبت رسول یا شکر حصول نعمت یا کشف بلیات وغیره کی لئی محفل منعقد کیجاوے اوسکا
انکار اونکی کلام مین نهین نکلتا دلیل اسکی یهه هی که اوسی مکتوبات کی مکتوب ۷۲ جلد
سوم مین جو خواجه حسام الدین احمد رحمة الله علیه کو در جواب استفسار مسئله مولود شریف

لکھتی ہین مرقوم ہی دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است ممنوع تحریف و تغیر حروف قرآن است و التزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت بان بطریق الحان بالتصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است اگر بنحی خوانند کہ تحریفی در کلمات قرانی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکور متحقق نگردد و آنرا ہم بغرض صحیح تجویز نماید چہ مانع است الی آخرہ جو شخص ان دونون مکتوبون کو جو جلد اول اور جلد سوم مین مندرج ہین حرفاحرفا بنظر غور دیکھیگا اور نیز دوسری مکاتیب اونکی مذمت سماع مین دیکھیگا اوسپر مخفی نرہیگا کہ حضرت مجدد کو محفل سماع سی سخت نفرت ہی اسمین بہی یہی اندیشہ کرتی ہین کہ اگر ہم تہوڑا بہی سہارا دینگی تو بیہ بوالہوس لوگ یعنی ناچ راگ باجی کی مشتاق رفتہ رفتہ تمام لوازم محفل سماع ممنوع کی مثلا تال بجانا اور نغمات کا رعایت کرنا اور رقص و سرود وغیرہ اسمین داخل کردینگی فرماتی ہین قلیلہ یفضی الی کثیرہ یعنی تہوڑی رخصت بہت دور نوبت پہنچادیتی ہی ورنہ بغیر ان امور کی ہرگز یہہ محفل شرعا ممنوع نہین چنانچہ ابہی اس عبارت منقولہ بالامین گذرچکا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اگر بغیر تحریف اور رعایت مقامات نغمہ اور بغیر تال بجانی اور گنگری لگانی کی پڑہین اسمین کیا ممانعت ہی اور بعضی قیام کرنیوالی جنکو اور دلائل پر عبور نہین وہ کہتی ہین کہ ہم قاری مولد کا اتباع کرتی ہین جسوقت تک وہ بیٹھا ہوا پڑہتا ہی ہم بیٹھی ہنتی ہین جب وہ کہڑا ہوکر پڑہنی لگتا ہی ہم بہی کہڑی ہوجاتی ہین اسوقت ہم اپنا بیٹھا رہنا مکروہ جانتی ہین

کہ مخالفت اصحاب کی کرنا منافی اداب صحبت ہی مولف کہتا ہی اسکی بہی کچھہ اصل
حدیث شریف اور نیز کلام سلف سی نکلتی ہی حدیث یہہ ہی کہ صحابہ کہتی ہین کہ آنحضرت
مسجد مین ہم سی حدیث کہا کرتی اور جب آپ کہڑی ہوتی تو ہم بہی کہڑی ہو جایا کرتی
اور کہڑی رہتی یہان تک کہ ہم دیکہتی آپ گہر مین داخل ہوگئی جیسا کہ مشکوۃ مطبوعہ
احمدی کی صفحہ ۳۹۵ مین ہی اور کلام سلف سی یہہ سند ہی کہ حضرت حجۃ الاسلام
امام غزالی احیاء العلوم کی جلد ثانی کتاب اداب السماع مین لکہتی ہین الادب
الخامس موافقۃ القوم فی القیام اذا قام واحد منہم فی وجد
صادق من غیر ریاء و تکلف او قام باختیار من غیر اظہار
وجد وقامت لہ الجماعۃ فلابد من الموافقۃ فذلک من اداب
الصحبۃ خلاصہ یہہ کہ قیام کرنیوالونکی نیت اور وجوہ اور دلائل مین البتہ
اختلاف ہی لیکن قیام فی نفسہ بلا شبہہ بڑی بڑی علماء اہل سنت کی نزدیک بالاتفاق
والاجماع جائز ہی اور ایک دو عالم غیر مشہور کی مخالفت جو اوس وقت مین پائی گئی
وہ معتبر نہین امام برزنجی نی اپنی مولد شریف مین لکہا ہی کہ قیام کو بڑی بڑی
پیشوا اصحاب روایت و ہوش جو اپنی وقت کی امام گنی جاتی تہی انہون نی
مستحسن فرمایا ہی اور عبارت انکی بلفظہ یہہ ہی وقد استحسن القیام عند
ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ و رویۃ فطوبی لمن کان
تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ ہ

شرع کی مفتیان تمام فن
لکہتی ہین یہہ قیام مستحسن

دیکهو روح البیان کی تحریر
سنو حلبی کی بعد ازان تقریر
عقد مفرد کی دیکهه لو تصحیح
اور علامه عزب کے تصریح
مفتیون کی سنو سخن سنجی
اور دیکهو کلام برزنجے
حسن پر اسکی عام فتوی ہی
صورت اجماع کیسی پیدا ہی
دیکهو اب تو یه کرکی چپ رہنا
بهول کر ہی نه ہمین کچهه کہنا

کلام در زینت محفل

کہتی ہین فرش مت بچہاؤ تم
عطر و لوبان مت لباؤ تم
ہم یہه کہتی ہین ای مسلمانو
ہی یہه زینت مین رمز پہچانو
ہم جو محفل کو یون سجاتی ہین
فرش اور چاندنی بچہاتی ہین
رکہتی ہین عز و شان سی منبر
عمده مسند لگاتی ہین اوسپر
کہین لوبان ہی کہین ہی اگر
عطر و خوشبو سی ہی مہکتا گہر
اصلی ہی یہ سبب اور زینت
ہو وہی ذکر رسول کی عظمت
دیکهکر عز و جاه محفل کا
قفل کہلتا ہی قلب غافل کا
ہوتا اکثر ہی خجسته خصال
شان معنی یه جاه صورت دال
لکهنا قرآن کا مستحب ہی ضخیم
تا ضخامت سی دلمین ہو تعظیم

ویکره تصغیر المصحف کذا فی العالمگیریة وغیرها وفی نصاب الاحتساب ان عمر رضی الله تعالی عنه رای مصحفا صغیرا فی ید رجل فقال من کتبه فقال انا فضربه بالدرة وقال عظموا

القران وفی المعالم فی بیان کتابة بسم الله کان عمر بن عبدالعزیز رح یقول لکتابه طولوا الباء واظهروا السین وفرجوا بینهما ودوروا المیم تعظیما لکتاب الله عز وجل انتهی قلت فعلم منها ومن الادلة الکثیرة غیرها ان عظمة الظاهر تدل علی عظمة الباطن

گر نه محفل کو دیجئی زینت
تھی نکلی گی اسمین کیا عظمت
فرش و منبر نه شامیانه هو
ایک پھٹا بوریه پورانا هوئ
هی همارا خدای پاک جمیل
ویحب الجمال هی قیل
حق نی همیر مباح زینت کی
اور بالغ یه زجر شدت کی

قوله تعالی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ کذا فی الدر المختار

یعنی کهه ان سی میری پیغمبر
کسنی زینت حرام کی تم پر
دی جو زینت کی خود خدا رخصت
کیون نه محفل کو دیوین هم زینت
خاص اوسکی حبیب کی محفل
رهی بی زیب کیسی مانی دل

فائده بعضی کهتی هین که همنی مانا که یهه محفل ذکر رسول کی مستحب هی لیکن اس مستحب کی واسطی اسقدر زینت کرانی ور مجلس قرآن خوانی اور وعظ کی لئی کچهه آرائش نکرنی اور شیرینی بانٹنی اسکی کیا وجه هی کیا مستحب کو فرائض اور واجبات پر ترجیح هی جواب اوسکا یهه هی کی فقط لوازم سرور بجالانی سی ترجیح لازم نهین آتی دیکهو عیدین کی نماز که بعض علما کی نزدیک واجب هی اور بعض کی نزدیک سنت هی اور پانچون وقت کی نماز بالاتفاق و الاجماع فرض قطعی هی لیکن نماز

عیدکیواسطے حکم دیا جاتا ہی کہ غسل کرین اور عمدہ لباس پہنین زیبائش کرین خوشبو
لگاوین اظہار بشاشت وتہنیت کرین رستہ مین تکبیر کہتی ہوی جاوین ایک راستہ
سی جاوین اور دوسری راستہ سی واپس آوین اور جمعیت کثیر کی ساتھہ نماز پڑہین تنہا جائز
نہین اور پنجگانہ جو فرض قطعی الثبوت ہی اسکا منکر کافر ہو بلکہ بعض علما کی نزدیک ایک
وقت کا ترک کرنی والا بہی کافر ہو اوسکی لیی کچہہ بہی اہتمام نہین اب اگر کوی نادان یون
کہنی لگی کہ واجب ظنی اور سنت کو فرض پر ترجیح دی اوسکی نادانی ہی اصل حکمت اور
رمز اسمین یہہ ہی کہ صلوۃ خمسہ محض عبادت ہی اور روز عید مین دو باتین ہین ایک
ادای عبادت اور دوسرا اظہار فرحت سرور یہ وہ جو لوازم زوائد بالائی ہین وہ فرحت
روز عید کی لیی ہین نہ محض واسطی نماز کی اسیطرح محفل وعظ یا قرآن خوانی عبادت محض ہی
اور محفل مولد شریف مین دو امر ہین ایک عبادت یعنی پڑہنا روایات و معجزات وغیرہ کا
دوسری اظہار فرحت وسرور پس لوازم زینت اور تجمل اور کہانا کہلانا یا شیرینی بانٹنا
خوشبو وغیرہ کا استعمال کرنا یہہ سب اظہار فرحت وسرور کیواسطی ہی نہ صرف معجزات
یا قصہ پڑہنی کی واسطی اور اس فرحت وسرور مین شکر ہی حضرت رب العالمین کا کہ ایسا
رسول رحمۃ للعالمین ہماری لیی بہیجا جسکو فرمایا ہی قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ اور
فرمایا ہی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پس
ثابت ہوا کہ یہان سامان تجمل اور زینت مین حکمت اور ہی کہ وہ مجلس قرآن خوانی اور وعظ
وغیرہ مین نہین اور اگر کوی کہی حصول ایمان اور نزول قرآن اور نماز وغیرہ یہہ بہی تو
نعمتین ہین انکا سرور کیون نہین کرنی ہم کہتی ہین کہ واقعی یہہ سب نعمتین ہین لیکن یہہ

سب نعمتین آپ کی وسیلہ سی حاصل ہوئین اور اگر آپ تشریف فرمای دار دنیا نہوتی تو انین سی کچھہ بہی نہوتا احادیث مین وارد ہوا ہی کہ اگر حضرت پیدا نہوتی تو نہ آسمان ہوتا نہ زمین اور نہ قایم کیا جاتا ثواب و عذاب ور نہ پیدا ہوتی آدم علیہ السلام چنانچہ یہہ روایتین مواہب لدنیہ اور اوسکی شرح اور سیرت حلبی مین موجود ہین پس حضرت کی پیدا ہونی کا سرور اور فرحت کرنا گویا سب چیزونکا فرحت اور سرور ہی

چوکی یا منبر کا بچھانا اور اہتمام کرنا

جہلا طعن دیتے ہین اکثر — پڑہتی مولود کیون ہین منبر پر
تو سنو حال امام مالک کا — راہ عشق نبی کی سالک کا
مجتہد تہا وہ مرد دانا دل — اور خیر القرون مین شامل
جب روایت حدیث فرماتی — غسلخانہ مین اولا جاتی
غسل کرتی مجدد تونکی رئیس — اور پہنتی لباس پاک و نفیس
باندہتی ایک عمامہ زیبا — طیلسان اوڑہتی تہی اور ردا
آتی خوشبو لگاکی پہر باہر — با وقار و جلال و شوکت و فر
ایک چوکی بچہائی جاتی تہی — عمدہ مسند لگائی جاتی تہی
بیٹھہ کر اوسپہ شان و شوکت سی — تب حدیث رسول پڑہتی تہی
درس جب تک حدیث فرماتی — پہر خوشبو بخور سلگاتی
پوچہا ایک شخص نی کہ مولانا — کرتی ہو اہتمام کیون اتنا

بول اسواسطی ہی یہہ تعظیم — ہی حدیث نبی کی شان عظیم

غور سی دیکھو ای مسلمانو — مت پہرو حق سی امر حق مانو

ہی جو مولد کی محفل مقبول — اسمین کیا ہی بجز حدیث رسول

کہین قرآن سی کوئی آیت ہی — او یون ہی کوئی روایت ہی

معجزات رسول کا ہی بیان — با احادیث و آیہ قرآن

ہوکی گر ہم چہپائین یا منبر — پڑہین عظمت نبی کریم

مت کہو اسکو سیئہ بدعت — ہی یہہ خیر القرون کی سنت

نقل مذہب جمہور در جواز محفل مولود

محفل آرائی اس صفائی سی — خاص اس ہیئت کذائی سی

لکہتی ہین مستحب و مستحسن — نور حق سی ہی جنکا دل روشن

جیسی تہی ابن طغربک مفتی — ترکمانی دمشقی حنفی

قاریون کی امام شمس الدین — جنکی جزری ہی او رحصن حصین

وہ سیوطی لقبہ خوش تقریر — ہی جلالین جنکی ایک تفسیر

وہ امام محی الدین نووی — شرح مسلم کی ہی جنہون نی لکہی

اونکی استاد شیخ علامہ — کنیت جنکی ہی ابوشامہ

فقہا او رمحدثون کے امام — شیخ ابن حجر ہی جنکا نام

ناصر الدین وہ شیخ علامہ — عاجز اونکی ثنا سی ہی خامہ

شیخ ملا علی خجستہ صفات | جسنی مشکوۃ پر لکھی مرقات

قسطلانی حدیث کا حاوے | ہی مواہب لدنیہ جسکے

ناصر بات سلمانی | حضرت بوسعید بورانی

وہ محدث فقیہ ربانی | معدن علم شیخ زرقانی

وہ علی شارح صفات نے | جسنی لکھی ہی سیرت حلبی

وہ محدث دمشق کا نانے | جسنی لکھی ہی سیرت شامی

وہ ابوالخیر جو سخاوی تھی | علم دین پر وہ کیسی حاوی تھی

ناظم گوہر سخن سنجے | یعنی سید امام برزنجے

وہ بخارا کی احمد مبرور | جنکا شرف الانام ہی مشہور

وہ ابوزرعہ جو عراقی تھی | جام حب نبی کی ساقی تھی

جنکا دل نور حق سی تہا معمور | جیسی بوبکر یوسف و منصور

بوالحسن ابن فضل حقلنے | اور صالح جمال ہمدانے

احمد ابن محمد مدنے | شیخ علامہ عزب عرذکی

صاحب مجمع البحار کو دیکھ | اونکی تقریر آبدار کو دیکھ

حافظ شمس دین محمد نام | ابن ناصر دمشقی قمقام

شیخ عبد اللہ فاضل انصاری | حسن اللہ فیضہ الجاری

ابن جعفر جو تھی ظہیر الدین | اور وہ فاضل نصیر الدین

وہ فقیہ کبیر با توقیر | یعنی حافظ عماد ابن کثیر

شیخ کامل جمال دین میرک | مرد عارف مبصر و زیرک
وہ ابو طیب اہل دین سبتی | لکھتی زرقانی ہین ثنا اونکی
صدر دین شافعی محب نبی | اور محمد رفاعی مدنی
وہ قسر افندی اسمعیل | دیکھو روح البیان مین اونکی دلیل
زین دین نقشبند پیر ہدی | تھا ہمایون بھی معتقد جنکا
و محدث فقیہ عبد الحق | دل یہ چھایا تھا جنکی بالکل حق
ہند کا وہ محدث آگاہ | نام جنکا ہو ولی اللہ
کہتی وستا ہین تمام اونکو | مانتی سب ہین خاص و عام اونکو
جب گئی مکہ وہ خجستہ خصال | لکھتی ہین اسطرح وہ اپنا حال
تھی جو مکہ مین منعقد محفل | مین بھی جا کر وہان ہوا شامل
تھا بیان آپ کی ولادت کا | ذکر میلاد با سعادت کا
مینی کثرت سی پائی ہان انوار | وہ ہری محفل مین رحمت غفار
... سی بنت ہی ہی مبارک بی | بزم مولد مقام رحمت ہی
الغرض ایسی ایسی صاحب دل | ہین وہ فقہ کی فاضل و کامل
نام لکھی گئی ہین اب جنکے | اور بہت مقتدا ہوا انکے
لائق اثبات مین دلائل تھے | بزم میلاد کی وہ قائل تھے
فقہا و محدثین بہت | گذری ایسی ہین اہل دین بہت
جیسی یہ اتقیا ای کامل تھے | ویسی یہ عالمان عامل تھے

کون اب تم مین ہی کہو ایسا
بڑہ کی فتوی جو دیتی ہو ایسا

گو سلف مین ہوا تہا کچہہ تکرار
سو مین دو چار نی کیا انکار

آخرش فسخ قول حق کو ہوی
و نکی انکار پر چلا نہ کوی

قول جمہور پر ہوا فتوی
ساری ملکون مین ہو گیا چرچا

حکم ہی سید دو عالم کا
اتباع سواد اعظم کا

اتبعوا السواد الاعظم فانہ من تشذ شذ فی النار

کل عرب اور کل عجم دیکہو
خاص اسد کا حرم دیکہو

نور ایمان ہو جسکی سینہ مین
دیکہہ لی مکہ اور مدینہ مین

فقہا سب وہان موافق ہین
ایک سی ایک سب مطابق ہین

کچہہ ذرا ہی تو وہان خلاف نہین
کسی مذہب کا اختلاف نہین

حنفی اور شافعی کی ثقات
مالکی اور حنبلی کی رُوات

چارون مذہب کا ہی یہی ارشاد
مستحب ہی یہہ محفل میلاد

چارون مذہب کا ہو گیا اجماع
اب خطا پر ہی وہ جو ڈالی نزاع

التماس مولف

جو میری مثنوی کی سیر کرین
میری حق مین دعای خیر کرین

جسکو حق جسطرح ہوا معلوم
اس صحیفہ مین کردیا مرقوم

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

کام اپنا ہی امرِ حق کہنا | گر معاند لڑی تو چپ رہنا
گر کوئی اسمین رد و قدح کری | نہین ہرگز ملال اسکا مجہی
مَا عَلَیَّ اللّٰہُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا | مِنْ لِسَانِ الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا
اپنا شیوہ نہین ہی جنگ و جدل | کس و ناکس سی کر نہ رد و بدل
بس سلامت وہی ہی کام اپنا | دوست دشمن کو ہی سلام اپنا
صلہ کہ حق نی دی ہی جو مجہکو | مرحبا کہتی ہین حد مجہکو
اب تمام ہو آیا اپنا کلام | بہیجون حضرت پہ مین درود و سلام
لَسْتُ اَهْدِیْ سِوَی الصَّلٰوۃِ اِلَیْہِ | یَا مُفِیْضَ الْوُجُوْدِ صَلِّ عَلَیْہِ
وعلی آلہ واصحابہ | ووارثی علمہ وآدابہ

تتمہ ۱۲۹۶

فائدہ محفل مولد شریف کرنیوالون کو جو بعضی مبتدع مشرک کہتی ہین اچھا نہین کرتی کہ اسکی نوبت دور پہنچتی ہی مولوی اسمعیل صاحب کی جد اصلی نسبا استاد الاساتذہ علما شیخ الشیوخ طریقہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین مین درباب محفل میلاد فرماتی ہین فرأیت انوارا سطعت دفعة ورایت یخالط انوار الملئکة انوار الرحمة انتہی ملخصا اور حضرت شاہ ولی اللہ کی شیخ المشائخ جلال الدین سیوطی رح فرماتی ہین فیستحب لنا اظہار الشکر لمولدہ علیہ السلام بالاجتما

وَالْاِطْعَامِ وَغَیْرَ ذٰلِکَ چنانچہ سیرت شامی و تفسیر روح البیان وغیرہ مین ہی اور نیز حضرت شاہ ولی اللہ کی شیخ شیوخ الشیوخ ابن جزری فرماتی ہین اس عمل کرنیوالی کی لیے کہ لَعَمْرِیْ اِنَّمَا جَزَاءُهٗ مِنَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَہٗ بِفَضْلِہِ الْعَمِیْمِ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ چنانچہ قسطلانی اور زرقانی وغیرہ مین تصریحًا مذکور ہی اور ہونا ان دونو بزرگون کا سلسلہ مشایخ حضرت شاہ ولی اللہ مین اونکی رسالہ انتباہ مین صاف مرقوم ہی اس فقیر یعنی ولی اللہ نی علم حدیث پایا اور خرقہ صوفیہ اور خلافت پائی شیخ ابوطاہر سی اونہون نی شیخ ابراہیم سی اونہون نی شیخ احمد قشاشی سی اونہون نی شیخ احمد شناوی سی اونہون نی شیخ علی سی اونہون نی جلال الدین سیوطی سی اونہون نی شیخ کمال الدین سی اونہون نی شیخ القراء والمحدثین ابن جزری سی الخ پس جو لوگ ان بزرگوار ونکو اپنا پیشوا جانتی ہین ہرگز دم مار نا نہ چاہیئی اونکو اسباب مین اسواسطی کہ خلف صالح کی سعادتمندی اسی مین ہی کہ اپنی سلف صالح کی پیروی کری اور علاوہ اس خاندان کی اور بہت بزرگان دین فقہا او رمحدثین اسکی تائید کرتی ہیں سلفًا اور خلفًا چنانچہ بعض اونمین سی اوائل مثنوی مین بہی مندرج ہین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ